Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | منگل ۱۵ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ، ۱۷ اخاء ۱۳۶۸ ہش، ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۳۵

خدا سے تعلق باندھیں

"دعا ہی کے ذریعے خدا سے تعلق باندھا جائے۔ جو جماعت احمدیہ کی طرح عالمگیر ہی نہیں بلکہ ساری کائنات کا مالک ہے۔ اور اس کیساتھ ایسا تعلق باندھا جائے کہ ہر دوسرے انسانی تعلق سے وہ تعلق بڑھ جائے۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۹ء)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دیکھو جب انسان خدا سے مدد چاہتا ہے اور اپنے آپ کو عاجز جانتا ہے اور گردن فرازی نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد کرتا ہے۔ ایک مکھی ہے کہ گندگی پر گرتی ہے اور دوسری کو خدا نے عزت دی کہ سارا جہان اس کا شہد کھاتا ہے۔ یہ صرف اسکی طرف جھکنے کی وجہ سے ہے۔ پس انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔ ناقل) پر کاربند رہے اور اسی سے توفیق طلب کرے۔ ایسا کرنے سے انسان خدا کی تجلیات کا مظہر بھی بن سکتا ہے۔ چاند جب آفتاب کے مقابل میں ہوتا ہے تو اسے نور ملتا ہے مگر جوں جوں اس سے کنارہ کشی کرتا ہے توں توں اندھیرا ہوتا جاتا ہے۔ یہی حال ہے انسان کا۔ جب تک اسکے دروازے پر گرا رہے اور اپنے آپ کو اس کا محتاج خیال کرتا رہے۔ تب تک اللہ تعالیٰ اُسے اُٹھاتا اور نوازتا ہے ورنہ جب وہ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ ذلیل کیا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صد ۶)

"ہم اسباب کے استعمال سے منع نہیں کرتے بلکہ رعائت اسباب بھی ضروری ہے کیونکہ انسانی بناوٹ بجائے خود اس رعایت کو چاہتی ہے۔ لیکن اسباب کا استعمال اس حد تک نہ کرے کہ ان کو خدا کا شریک بنا دے بلکہ ان کو بطور خادم سمجھے جیسے کسی کو بٹالہ جانا ہو تو وہ یکہ یا ٹٹو کرایہ کرتا ہے تو اصل مقصد اسکا بٹالہ پہنچنا ہے نہ وہ ٹٹو یا یکہ۔ پس اسباب پر کلی بھروسہ نہ کرے یہ سمجھے کہ ان اسباب میں اللہ تعالیٰ نے کچھ تاثیریں رکھی ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو وہ تاثیریں بیکار ہو جائیں اور کوئی نفع نہ دیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صد ۳/۴)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا ۳۶واں سالانہ اجتماع ۲۰، ۲۱، ۲۲ اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ تمام لجنات اپنی نمائندگان بھجوا کر شمولیت کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

● عزیزہ شوکت جہاں بنت مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی کا نکاح ہمراہ ملک لئیق احمد خان صاحب ابن خان عبدالحفیظ خان صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع وہاڑی سے بعوض حق مہر مبلغ پانچ ہزار امریکن ڈالر مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۸۹ء بر مکان نمبر ۱۰۹/۷، ماڈل ٹاؤن مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی نے پڑھایا۔ احباب جماعت احمدیہ سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خدا کے پیار کی نگاہ اور اس کی رضا ہی دائمی جنت ہے

ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

دوستوں کو چاہیئے کہ وہ یہ مطمح نظر پیش نظر رکھیں، یہ اعلیٰ مقصد ہمیشہ ان کے سامنے رہے کہ خدا کے پیار کی نگاہ ان پر پڑتی رہے وہ خدا کی رضا کی جنتوں میں داخل ہو جائیں کیونکہ خدا کے پیار کی نگاہ اور خدا کی رضا کی جنت دائمی ہے۔ مالی وسعت فضل تو ہے لیکن خواہ یہ کتنا بڑا فضل ہو اس کے دائمی ہونے کی کوئی ضمانت نہیں۔ اگر مالی فضل آپ کے ساتھ تازندگی وفا بھی کرے تب بھی وہ آپ کے ساتھ آگے نہیں جائے گا۔ سب کچھ پیچھے چھوڑنا پڑے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنت ایسی چیز ہے جو اس دنیا میں بھی ملتی ہے اور اگلی دنیا میں بھی آپ کے ساتھ جاتی ہے۔ خدا کے پیار کی نگاہ اس دنیا میں بھی آپ پر پڑتی ہے اور اگلی دنیا میں اس سے زیادہ شدت کے ساتھ پڑتی ہے اس کے درمیان کوئی BARRIER نہیں ہوتا۔ کوئی ایسا ملک نہیں ہے جس کا قانون رستے میں کھڑا ہو کہ اس دنیا سے ہم خدا کی رضا کو آگے نہیں جانے دیں گے یا اس دنیا سے ہم نے خدا کی محبت اور پیار کی نگاہوں کو آگے نہیں جانے دینا وہ دونوں جہان کا بادشاہ ہے وہ اس دنیا کا بھی بادشاہ ہے اور اگلی دنیا کا بھی۔ اس لئے ان دونوں دنیاؤں کے درمیان واقع ہونے والی سرحد پر کوئی پہرہ نہیں ہے جو اس میں حائل ہو جائے اور کہہ سکے کہ نہیں اس دنیا کی کسی چیز کو ہم اس دنیا میں جانے نہیں دیں گے لیکن ان کے سوا باقی چیزیں ایسی ہیں جن پر پہرے کھڑے ہیں۔ قرآن کریم کہتا ہے اس دنیا میں خرچ کرلو اللہ تعالیٰ اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ اُس دنیا میں تمہارے نام پر منتقل کر دیئے جائیں گے لیکن اگر نہیں خرچ کرو گے تو پھر اگلے جہان میں اگر زمین و آسمان کے برابر بھی سونا تم خدا کے حضور پیش کرو گے تو وہ قبول نہیں کیا جائیگا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ جون ۱۹۸۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد ، مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی ربوہ ، قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷ ، اخاء ۱۳۶۸ ہش — ۱۷ ، اکتوبر ۱۹۸۹ء

سفید چھڑی

چھڑی کے لفظ سے یوں تو ڈر ہی لگتا ہے ۔ ادھر چھڑی کا لفظ زبان پر آیا ادھر یہ تصوّر پیدا ہوا کہ کسی نے کسی کو چھڑی سے مارا ۔ لیکن اگر غور کیا جائے اور تجربے کو سامنے رکھ کر غور کیا جائے تو یہ لفظ ہے بہت مفید ۔ چھڑی کو ایسی تربیت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے کہ جو راہنمائی کا باعث ہو اور سیدھے راستے پہ چلنے یا چلانے میں مددگار ثابت ہو ۔ سکول میں بعض اوقات استاد چھڑی استعمال کرتا ہے ۔ اس وقت تو بُرا لگتا ہے لیکن اکثر استادوں سے یہ کہتے سُنا گیا ہے کہ جس شاگرد کو چھڑی لگائی وہ چمک بھی اٹھا اور ساری عمر اس نے عزّت بھی بہت کی ۔ بات تو ٹھیک ہی ہوگی ۔ ہم نے بظاہر بڑے بڑے لوگوں سے ہنستے مسکراتے یہ سُنا ہے کہ فلاں استاد نے مارا تو بہت لیکن انسان بنا دیا ۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ بچے کو انسان بنانے کے لئے مارنا ہی ضروری ہے ۔ یہ تو صرف ایک پرانی بات کی یاد دہرائی جا رہی ہے ۔

نوجوان کے ہاتھ میں چھڑی تو اسے سہارا ہوتا ہے ۔ وہ اپنے آپ کو اکیلا نہیں سمجھتا ۔ مثل مشہور ہے نا کہ چور اور لاٹھی دو جنے اور میں اور باپو اکیلے ۔ گویا چھڑی بہت بڑا سہارا ہوتی ہے ۔ ایک وقت تھا کہ قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر نے فرمایا کہ ہر شخص ہاتھ میں چھڑی رکھے ۔ اس اجتماع میں ہم خود موجود تھے ۔ ہم نے دیکھا کہ لوگ اپنی اپنی چھڑی اُٹھا کر پُوچھتے تھے حضور یہ چھڑی ٹھیک ہے ـــــ بوڑھے کے پاس ہو تو اس کا سہارا ہے ۔ اور جیسے کہ حضرت موسیٰؑ کے متعلق آتا ہے کہ میں اس پہ ٹیک بھی لگاتا ہوں اور اس سے اپنے جانوروں کے لئے پتّے بھی جھاڑتا ہوں ۔

یہ سب باتیں تو ہیں عام چھڑی کی ۔ جس کا رنگ چاہے کچھ ہی ہو کوئی مضائقہ نہیں ۔ لیکن ایک سفید چھڑی ہوتی ہے ۔ یورپ میں تو کچھ دیر سے رائج ہے ۔ ہمارے ہاں اسے آئے بہت عرصہ نہیں ہوا ۔ سفید روشنی ہوتی ہے ۔ اور یہ سفید چھڑی ایک رنگ میں روشنی کا کام دیتی ہے ان لوگوں کے لئے جو بصارت سے محروم ہیں ۔ لوگوں کو اس طرف متوجہ کرتی ہے کہ جس کے ہاتھ میں ہے وہ بصارت سے محروم ہے ۔ اُے آنکھوں والو اپنی بینائی سے اس شخص کو بھی تھوڑا سا حِصّہ دے دو ۔ اس کی مدد کرو ۔ اسے سیدھا راستہ دکھاؤ ۔ اسے سڑک پار کرواؤ ۔ اور جیسی بھی مدد کی اس شخص کو ضرورت ہو وہ دینے کی کوشش کرو ۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ سفید چھڑی والے لوگ بصارت سے محروم ہیں اور ان کی مدد ہمارا فرض ہے ۔

میکدے کا ذکر کرتے ہیں مگر
اپنا بیت الذکر ہے مدِّ نظر
استعارہ ہے خدا کے پیار کا
ایسی مَے سے کس کو ، اور کیوں ہو مفر

ـــــــ ابو الاقبال

ـــــــ

صِلہ کوئی تو سرِ اوجِ دار دینا تھا
نہیں تھا پھُول تو پتھّر ہی مار دینا تھا

حریفِ دار بھی پروردگار دینا تھا
دیا تھا غم تو کوئی غمگسار دینا تھا

یہ وہ زمین تھی جو آسماں سے اُتری تھی
یہ وہ حوالہ تھا جو بار بار دینا تھا

وہ اِک حسین تھا اس عہد کے حسینوں میں
اُسے کسی نے تو کافر قرار دینا تھا

میں اپنی تنگیٔ داماں کا عُذر کیا کرتا
وہ دے رہا تھا اسے بیشمار دینا تھا

تم اپنے آپ سے ملتے اگر اکیلے تھے
کڑا تھا وقت تو ہنس کر گزار دینا تھا

نہیں بتانا تھا لوگوں کو اپنا نام پتہ
سرِ صلیب کوئی اشتہار دینا تھا

وہ بے لحاظ بھی کہتا کبھی خدا لگتی
اسے بھی زخم کوئی مستعار دینا تھا

وہ برگزیدہ شجر لڑ رہا تھا موسم سے
کہ پھُولنا تھا اسے برگ و بار دینا تھا

ہمیں بھی عہد کے انجام سے تھی دلچسپی
کہ ہم فقیروں کا اس نے ادھار دینا تھا

اٹھائے پھرتے ہو مضطرؔ اجاڑ گلیوں میں
یہ سر کا بوجھ تو سر سے اتار دینا تھا

چوہدری محمّد علی

ـــــــ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگریزی سے ترجمہ

میجر (ریٹائرڈ) منظور احمد ساہیوال

ایک سبق آموز سچی کہانی

(۱) **سرجن** نے کہا "میں معجزات نہیں دکھا سکتا"۔ مگر جب اپریشن کے بعد میری آنکھوں پر سے پٹی کھولی گئی تو میرے سامنے نئے افق تھے۔ جنکی تابانی سے آنکھیں چندھیا رہی تھی۔ ۱۹۷۵ء ماہ جنوری کا ایک یخ بستہ دن تھا۔ میرے بھائی نے مجھ سے کہا "آخر تم ڈاکٹر سے بات کیوں نہیں کر لیتیں؟" میں نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے فون اٹھایا اور آنکھوں کے سپیشلسٹ کے ساتھ وقت مقرر کر لیا۔ میں کئی سالوں سے آنکھوں کے نور سے محروم تھی۔ بچپن میں کچھ کچھ دکھائی دیتا تھا۔ جس کی دھندلی یادیں۔ دھندلے نقوش اور دھندلے رنگ اب تک میرے ذہن پر مرتسم تھے۔ ٹیلیفون آپریٹر کی ملازمت میں میں کافی حد تک مطمئن تھی۔ میرا کتا میرا رفیق راہ ہوتا تھا۔ اس کی رہنمائی میں میں گھر سے دفتر آتی جاتی تھی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ایک نیک دل انسان میرا شوہر تھا۔ جس کی محبت اور ہمدردی کے سہارے میری زندگی خوشی خوشی گذر رہی تھی۔ تاہم نہ جانے کیوں میں نے دائمی نابینائی کو اپنا مقدر نہ جانا تھا۔

۲ ـــــ اور آج بھائی کے اصرار پر میں نے سرجن کو فون کر دیا تھا۔ جس سے میرے دل میں برسوں سے دبی ہوئی امیدیں نئے سرے سے ابھرنے لگی تھیں۔ مقررہ دن میرے بھائی نے مجھے اور میرے کتے کو ڈاکٹر کے ہاں اتار دیا۔ کتا مجھے سیدھا آتش دان کے قریب ایک نشست پر لے گیا تھوڑی دیر بعد کمرے میں سگار کی خوشبو محسوس ہوئی اور کسی نے کہا "ہاں تو لڑکی! میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں؟" مجھے اپنی تمنا کو الفاظ میں ڈھالنا انتہائی دشوار معلوم ہو رہا تھا۔ میں فقط یہی کہہ سکی "کیا آپ میری کچھ مدد کر سکیں گے؟" میری روداد سن کر سرجن نے کہا "یہ تو تم جانتی ہی ہو کہ تمہاری آنکھوں پر ایک دبیز پردہ ہے جو سورج کی روشنی کو آنکھ کے پردے تک نہیں جانے دیتا اسے موتیا بند کہتے ہیں۔" میں نے بیقراری سے پوچھا "تو پھر کیا آپ کچھ نہ کر سکیں گے؟" اس پر چند لمحے کی خاموشی ہوئی جو مجھے صدیوں سے بھی زیادہ طویل لگ رہی تھی۔ اور میرا دل ڈوبا جا رہا تھا۔ بالآخر ڈاکٹر نے کہا "میں کوشش کر دیکھتا ہوں کہ یہ پردہ تمہاری آنکھوں سے ہٹ سکے"۔ میرے دل میں جذبات کا ایک طوفان امڈ آیا۔ میں ایک سانس میں کتنے ہی سوالات کر گئی۔ "ڈاکٹر! کیا میں دیکھ سکوں گی؟ - کیا میں پڑھ بھی سکوں گی؟ - ڈاکٹر!........"

"دیکھو بی بی! یہ سب بڑے مشکل سوالات ہیں۔ میں اس وقت وثوق سے کچھ بھی نہ کہہ سکوں گا۔ شاید تم کچھ کچھ دیکھنے لگو مگر اپنے کتے کی ضرورت شاید تمہیں عمر بھر رہے۔ تاہم کوشش کر لینے میں کیا حرج ہے۔ کیا تم اس کے لئے تیار ہو؟" ڈاکٹر نے کہا۔ میں نے جواب دیا "یقیناً کوشش کر دیکھنا چاہیئے۔ اگر خدانخواستہ میری بینائی واپس نہ آئی تو بھی کیا غم ہے۔ پہلے بھی میں اندھی ہی تو ہوں"۔

۳ ـــــ اس بات کو پورے نو ماہ گذر گئے۔ آخر ایک روز ہسپتال سے فون آیا اور میں وہاں پہنچ گئی۔ ڈاکٹر نے مجھے سمجھایا کہ معمر مریضوں کا موتیا سخت ہوتا ہے اس لئے اسے چیرنے اور نکال پھینکنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ مگر نوجوانوں کا موتیا کچا لجلجا اور چپکا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے اسے کاٹنا اور نکالنا بہت دشوار ہوتا ہے۔ بعض ڈاکٹر جلد بازی میں ایسے موتیے کا اپریشن کر ڈالتے ہیں جس سے آنکھ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ جاتا ہے اور حالت پہلے سے بھی ابتر ہو جاتی ہے۔ میرے معاملے میں ڈاکٹر ایک نئی تکنیک آزمانا چاہتا تھا۔ وہ یہ کہ باہر والی جھلی کو جوں کا توں رہنے دیا جائے مگر درمیانی جھلی کو نکال کر روشنی کے انعکاس کی صورت پیدا کی جائے۔

۴ ـــــ رات میں چین کی نیند سوئی۔ صبح نو بجے مجھے اپریشن تھیٹر میں لے جا کر بیہوشی کا ٹیکہ لگا دیا گیا۔ جس سے میں ایک گہری نیند کی سیاہ وادی میں اتر گئی۔ جب جاگی تو میری آنکھیں پٹیوں سے بند تھیں۔ پٹی سات روز کے بعد کھلنی تھی۔ یہ عرصہ مجھے لامتناہی لگا۔ ڈان میرا شوہر ہر روز آکر تسلیاں دیتا تھا کہ اول تو کامل امید ہے کہ اپریشن کامیاب ہوگا۔ اگر خدانخواستہ نہ بھی ہوا تو کیا میری محبت میں کوئی فرق آجائے گا؟ - کیا پہلے کبھی آیا ہے؟ ڈان کی باتوں سے مجھے انتہائی تسلی ہوتی۔

۵ ـــــ آخر وہ صبح آ گئی جب پٹی اترنی تھی۔ میرا دل زور زور سے دھک دھک کر رہا تھا۔ پٹیاں اتاری جانی شروع ہوئیں۔ پھر یکدم میرے دل میں ایک عجیب جذبہ ابھرا۔ وہ یہ کہ پٹیاں اسی طرح لگی رہیں اور کبھی نہ کھولی جائیں۔ میں چلانا چاہتی تھی "نہیں ڈاکٹر! خدا کے لئے پٹیاں نہ اتاریئے"۔ اتنے میں ہیڈ نرس کی آواز آئی "شیلا پیاری آنکھیں کھول دو"۔ مجھے ایسے لگا جیسے کوئی چیز زور سے میرے ساتھ آکر ٹکرائی ہو اور ایسا معلوم ہوا کہ میرے دماغ اور بدن کو بجلی کا ایک شدید جھٹکا لگا ہے میرے سامنے ایک چندھیا دینے والی سفیدی تھی جسے دیکھنے کی مجھ میں سکت نہ تھی۔ اور کچھ گہرا نیلا رنگ بھی تھا۔ یہ سب کچھ میں ناممکن خیال کرتی تھی۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ دنیا میرے لئے نئے سرے سے بن رہی ہے۔ چاروں طرف سے سوالات کی بوچھاڑ تھی۔ "کیا تم دیکھ سکتی ہو؟" "کیا تمہیں نظر آ رہا ہے؟" میرے حواس اس قدر سُن ہو چکے تھے کہ میں فوری طور پر کوئی جواب نہ دے سکی۔ بالآخر میں بول اٹھی "یہ نیلا ہے! کتنا خوبصورت نیلا" نرس نے کہا "یہ میں ہوں اور یہ میری نیلی یونیفارم ہے" میں ہاتھوں سے آنکھیں ڈھانپ کر رونے لگی۔ نرسوں کو بھی رونا آگیا۔ پٹیاں پھر لگا دی گئیں اور اب انہیں ذرا ذرا کھول کر دوا کے قطرے ٹپکائے جانے لگے۔ پھر ایک دن پٹیاں بالکل اتار دی گئیں۔ اور مجھے صاف نظر آ رہا تھا۔

۶ ـــــ شام کو ڈان کے آنے کا وقت ہوا تو میں سراپا اشتیاق تھی۔ اس تمام عرصے میں وہ مجھے چھیڑتا رہا تھا۔ کبھی کہتا کہ وہ انتہائی بدصورت ہے اور کبھی یہ کہ اب اسے جا کر بالوں کو خضاب لگانا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ مگر میں اسے کہتی کہ کیا مجھے کوئی فرق پڑے گا؟ میں تمہاری وہی وفا شعار بیوی ہوں۔

۷ ـــــ ملاقاتیوں کا وقت ہو گیا اور میں پلنگ کی پٹی پر بیٹھی ڈان کی شکل و صورت کے متعلق تصورات میں کھوئی ہوئی تھی کہ قدموں کی چاپ سنائی دی۔ میرا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔ اتنے میں دیکھا کہ ایک اجنبی نوجوان میری طرف آ رہا ہے۔ وہ چھریرے بدن، کالے جوتوں اور دھوپ میں سنولائی ہوئی رنگت والا ایک خوش رُو نوجوان تھا۔ اس نے آہستہ سے کہا "ہیلو شیلا!" میرے دل میں خوشیوں اور مسکراہٹوں کے شگوفے پھوٹ پڑے۔

۸ ـــــ ڈان نے سہارا دے کر مجھے اٹھایا۔ اور ہم گھر کی طرف چلے۔ مجھے گھر چھوڑ کر ڈان کام پر چلا گیا تو میں نے اس کام کا سوچنا شروع کیا جو میں نے تنہائی میں کرنے پر اٹھا رکھا تھا۔ اور جسے کرنے کے لئے میں سب سے زیادہ خوف زدہ تھی۔ وہ تھا........ آئینہ دیکھنا۔ میری شکل کیسی ہوگی؟ اگر میں بدصورت ہوئی تو؟ ہمت اور حوصلے کو مجتمع کر کے میں کشاں کشاں غسل خانے کی طرف چلی۔ اور اپنے آپ کو آئینے کے سامنے کر دیا۔ میرے سامنے ایک بالکل اجنبی لڑکی تھی۔ اب میں نے اس عکس کا جائزہ لینا شروع کیا جو میرے سامنے تھا۔ یعنی کہ جو میں تھی۔ "بالوں کی رنگت؟ بری نہیں۔ مگر میری ناک! اف خدایا! یہ تو سارے چہرے پر حکمرانی کر رہی ہے۔ خدایا! لوگوں نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟" مجھے سخت رنج ہوا۔ کچھ دیر کے بعد۔ ڈان آگیا تو پہلی شکایت میں نے اس کے سامنے اپنی ناک کی کر دی۔ وہ سن کر قہقہہ مار کر ہنسا۔ اس نے سمجھایا کہ ناکیں سب کی ایسی ہی ہوتی ہیں۔ جب میں نے غور سے ڈان کی ناک کو دیکھا تو میری تسلی ہو گئی۔

۹ ـــــ پھر ہماری زندگی بہاروں سے بھر گئی۔ شروع شروع میں باہر جاتے وقت عادت کی مجبوری سے لاشعوری طور پر اپنے کتے کی طرف لپکتی۔ پھر دھیرے دھیرے یہ باور ہوا کہ اب میں اس کی محتاج نہیں رہی۔ شروع شروع میں لوگ۔ مکان۔ کھمبے درخت تیزی سے اپنی طرف لپکتے ہوئے محسوس ہوتے تھے جیسے میرے ساتھ آ ٹکرائیں گے۔ مگر پھر یاد رہنے لگا کہ دراصل میں ہی خود چل کر ان کے قریب ہو رہی ہوتی ہوں۔

۱۰ ـــــ آج میرے اپریشن کو تین برس ہو گئے ہیں۔ میں ہر دم اپنے

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکیم محمد سعید

ذخیرہ اندوزی اور چور بازاری

مکرم حکیم محمد سعید ایک بہت بڑے طبیب بھی ہیں اور دانشور بھی۔ خبر نامہ ہمدرد (ماہنامہ طب وصحت) میں آپ ذخیرہ اندوزی اور چور بازاری کے متعلق فرماتے ہیں۔

چور بازاری اور ذخیرہ اندوزی بھی اس قسم کی برائیوں میں سے ہیں۔ جن کے اثرات بد سے دوسرے لوگ بلکہ پورا معاشرہ متاثر ہوتا ہے۔ چور بازاری ایسی بدی نہیں ہے جس کا تعلق صرف ایک فرد سے ہو، اس کے اثرات محدود نہیں غیر محدود ہیں۔ چور بازاری کرنے والے ان بدترین افراد میں شمار ہوتے ہیں۔ جو معاشرے کی بنیادوں کو کمزور کرنے اور اجتماعی ضمیر کو مجروح کرنے کے ذمے دار ہیں۔ چوری ایک برا فعل ہے، ایک گناہ ہے، اور چور کو کسی نظام میں بھی اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا لیکن چور بازاری اس سے ہزار درجہ برا اور گھناؤنا فعل ہے۔ چور کے فعل کا نقصان صرف اس فرد یا ان افراد تک محدود رہتا ہے جن کا مال اس نے چرایا۔ لیکن چور بازاری کا مرتکب بے شمار افراد کو تکلیف پہنچاتا ہے اور اپنے ذاتی فائدے کی خاطر معاشرے کے قانون کو ٹھکرا کر لوگوں کو پریشانی میں مبتلا کرتا ہے اور پھر ان کی پریشانی سے اپنے لیے راحت اور آسائش خریدتا ہے۔ چور بازار ایسی دولت کا طالب ہوتا ہے جس کا وہ مستحق نہیں ہے اور اس دولت کے لیے وہ معاشرے کے ایسے اصولوں کو قربان کرتا ہے جو اجتماعی راحت کے لیے وضع کیے جاتے ہیں۔

اسلام بنیادی طور پر ایک فلاحی دین ہے اور کسی ایسے فعل کی اجازت نہیں دیتا جس سے اللہ کی مخلوق کو تکلیف پہنچتی ہو اور جس کے اثرات بد سے سوسائٹی کا ڈھانچا متاثر ہوتا ہو۔ چور بازاری اور ذخیرہ اندوزی سرمایہ دارانہ نظام کے ان قبیح اور مکروہ ہتھکنڈوں میں سے ہیں، جو وہ سرمایہ کو چند ہاتھوں میں مجتمع کرنے کے لئے اختیار کرتا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام کو عام لوگوں کی مشکلات سے کوئی غرض نہیں ہوتی، بلکہ وہ تو انفرادی آزادی کے احترام کے نام پر افراد کو دولت جمع کرنے اور سرمایہ اکٹھا کرنے کی کھلی چھوٹ دیتا ہے۔ اس وجہ سے اس نظام میں تاجر اور صنعت کار کو پوری آزادی ہوتی ہے کہ وہ ہر طریقے سے عوام کی جیبوں سے پیسہ نکلوائے اور پھر اس دولت کی مدد سے مزید دولت بڑھانے کے طریقے اختیار کرے۔ اسلام ہرگز اس کی اجازت نہیں دیتا۔ وہ شخصی آزادی کا تو احترام کرتا ہے لیکن اجتماعی فلاح کی قیمت پر نہیں۔ وہ کسی فرد کو اتنی آزادی نہیں دیتا کہ وہ اپنی راحت کی خاطر دوسروں کی راحت کو، دوسروں کے فائدے کو، دوسروں کے اطمینان اور سکون کو قربان کردے اسی لیے اس نے انفرادی آزادی کو حد سے نہیں بڑھنے دیا اور فرد اور اجتماع کے درمیان وہ بے مثال اور عدیم النظیر توازن پیدا کیا ہے جو سراسر فلاح وسعادت کا باعث اور ذریعہ ہے۔

اسلام نے دولت کو چند ہاتھوں میں جمع ہونے سے روکنے کے لیے متعدد بنیادی تدابیر اختیار کی ہیں۔ زکوٰۃ کا نظام۔ عشر، سود کی سختی سے ممانعت اور وراثت کا قانون۔ یہ سب اسی لیے ہیں کہ تقسیم دولت کا سلسلہ جاری رہے، اور دولت کے فوائد سے زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہوں۔

چور بازاری کرنے والے اپنی دولت سے فائدہ اٹھا کر لوگوں کی ضرورت کی چیزیں خرید لیتے ہیں اور ان کو ذخیرہ کرکے اور صحیح داموں پر فروخت نہ کرکے اللہ کی مخلوق کو اذیت میں مبتلا کرتے ہیں اور جب لوگ پریشان ہو کر اُن کے پاس آتے ہیں تو وہ اُن سے منہ مانگی قیمت وصول کرکے اپنی دولت میں اضافہ کرتے ہیں اسلام تجارت کو عبادت سمجھتا ہے اور تجارت کی عظمت کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہوگا کہ خود اللہ کے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارت فرمائی ہے۔ تجارت ایک اچھا شغل اور مفید پیشہ ہے۔ تمدن کی عمارت جن ستونوں پر استوار اور قائم ہے ان میں تجارت بھی شامل ہے، لیکن کون سی تجارت؟ وہ تجارت جو تاجر کیلئے مناسب منافع اور عوام کی خدمت کی بنیاد پر ہو۔ اور وہ تجارت جس کا مقصد دیانت اور امانت کا فروغ ہو اور وہ تجارت جو باہمی اعتماد اور تعاون کی فضا ہموار کرے۔ وہ تجارت نہیں جس کی اساس چور بازاری، ذخیرہ اندوزی اور ہوسِ زر پر ہو۔

اسلام نے خراب مال کی فروخت کی اجازت نہیں دی ہے۔ حد سے زیادہ منافع لینے سے روکا ہے، مال کو روک کر قیمتیں بڑھانے کی حوصلہ شکنی کی ہے مال کم تولنے اور کم ناپنے کی ممانعت کی ہے۔ اس لئے کاروبار میں ہر غلط کام اسلام کے خلاف ہے، اور مسلمان کے شایانِ شان نہیں ہے کہ وہ کوئی ایسی حرکت کرے جس سے اللہ کے بندوں کو ایذا پہنچے۔ مسلمان تاجر تو لوگوں کے لئے سکون کا باعث ہوتا ہے۔

یاد رکھیے اسلامی نظام کے قیام کے لیے ایک سچے مسلمان اور ایمان دار پاکستانی کی حیثیت سے تجارت کو اسلامی اصولوں پر استوار کیے بغیر ہم اسلامی نظامِ زندگی کو پائیدار بنیادوں پر ہموار نہیں کر سکتے۔

اس شان سے ہم جنگ کی حالت میں ہیں
دیکھو تو جبیں کوئی بھی زخمی نہیں لگتی

ہر شخص کی باتوں میں تمسخر کی چبھن ہے
لہجے میں ہوا وں کے بھی نرمی نہیں لگتی

آرام سے اب خوں میں اُتر جاتا ہے ہر زہر
اب ہم کو کوئی بات بھی کڑوی نہیں لگتی

منزل کے تعلق سے جو بے یقیں خبری ہے
ہے پیشِ نظر تلخی بھی تلخی نہیں لگتی

اک حشر اٹھا رکھا ہے اب اہل زمیں نے
یہ دنیا تو اب جنتِ ارضی نہیں لگتی

تم کو تو نہیں کوئی بھی انداز گوارا
تم کو تو کوئی بات بھی اچھی نہیں لگتی

کم کوش ہیں محرومی کا درماں نہیں کرتے
کہہ دیتے ہیں حالات کی مرضی نہیں لگتی

آنکھوں سے ہویدا نہیں الفاظ کا مفہوم
جو بات ترے لب پہ ہے سچی نہیں لگتی

تھا مان بہت رکھا ہے جذبات پہ قابو
یہ بات مگر اب مرے بس کی نہیں لگتی

امۃ الباری ناصر

تحریک جدید کے مطالبات کا خلاصہ

"ان مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں:۔

۱۔ **اوّل** جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا۔

۲۔ **دوسرے** جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا۔

۳۔ **تیسرے** جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریک جدید کا قائم کردینا جس کے نتیجہ میں دعوت الی اللہ کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں۔

۴۔ **چوتھے** جماعت کو دعوت الی اللہ کے کاموں کیطرف پہلے سے زیادہ توجہ دلا دینا۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت اپریل ۱۹۳۹ء صفحہ ۳)

نیز فرماتے ہیں:۔

"تحریک جدید کے تمام مطالبات اس لئے ہیں کہ تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بناؤ۔ کوئی انسان کسی عقلمند انسان کو بھی دھوکا نہیں دے سکتا، پھر تم کس طرح خیال کر لیتے ہو کہ خدا کو دھوکا دے لوگے؟ یہی وہ احساس ہے جس کے ماتحت مَیں نے تحریک جدید کا آغاز کیا۔"

(خطبہ جمعہ ۲۶ نومبر ۱۹۳۷ء الفضل جلد ۲۵ نمبر ۲۸۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصر خلیل

مولوی محمد ابراہیم خلیل

میرے والد صاحب محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل ۱۳ ستمبر ۱۹۰۱ء کو قادیان میں پیدا ہوئے آپ کے والد صاحب کا نام شہاب الدین اور والدہ کا نام رانی تھا۔ آپ نے اپنے گھر میں ہی بہت چھوٹی عمر میں قرآن کریم ناظرہ ختم کر لیا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات کے وقت آپ تیسری جماعت کے طالب علم تھے۔ والد صاحب احمدی نہ تھے۔ اسلئے کم سن ہونے کی وجہ سے ان کی توجہ بھی حضور کے دعاوی کی طرف نہ ہوئی تاہم جوان ہوتے ہی ۱۹۱۴ء میں قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر کے منتخب ہونے کے روز والد صاحب بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔ آپ نے میٹرک پاس کرنے کے بعد چند سال ایک پرائمری سکول میں ملازمت کی پھر آپ C.T. کی دو سالہ ٹریننگ لینے کے بعد ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ کے ہائی سکول میں ٹیچر مقرر ہوئے اور ۲۱ سال متواتر وہاں پر سروس کرتے رہے۔ فروری ۱۹۴۵ء میں آپ نے تحریک جدید کے ماتحت خدمتِ سلسلہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا اور ملازمت سے استعفیٰ دے کر حضرت فضل عمر کے حکم سے قادیان حاضر ہو گئے چنانچہ دسمبر ۱۹۴۵ء میں ۹ دیگر واقفین زندگی کے گروپ کے ساتھ آپ یورپ کے لئے روانہ ہوئے اور تین چار ماہ تک لندن میں حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب امام بیت الفضل لندن سے دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بحکم حضور اپریل ۱۹۴۶ء کو اٹلی روانہ ہوئے۔ اور اٹلی کے مختلف علاقوں میں مصروف کار رہے۔ ۱۹۴۷ء کے آخر میں سیرالیون (مغربی افریقہ) تقرری ہوئی۔ ۱۹۵۰ء میں فری ٹاؤن میں احمدیہ بیت الذکر بنوا رہے تھے کہ ربوہ میں ان کی پہلی بیوی کی وفات کی وجہ سے انہیں ربوہ واپس بلا لیا گیا تاکہ وہ اپنے سات لڑکوں اور سات لڑکیوں کی شادیاں اور دیکھ بھال وغیرہ کر سکیں۔ ربوہ میں قیام کے دوران جامعہ احمدیہ میں غیر ملکی طلبہ کی تعلیم و تربیت بھی کچھ عرصہ ان کے سپرد رہی۔ ستمبر ۱۹۵۰ء میں موضع "نصیرہ" تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کے ایک گھرانے میں شادی ہوئی۔ جس کے بعد آپ کو مع بیوی بطور مربی انچارج فری ٹاؤن احمدیہ مشن دوبارہ سرالیون بھیجا گیا جہاں کامیابی کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

فری ٹاؤن سے ۱۹۵۶ء میں ربوہ واپسی کے بعد پھر ایک سال تک آپ جامعہ احمدیہ میں پڑھاتے رہے جس کے بعد آپ کچھ عرصہ جماعت کے مختلف مرکزی دفاتر میں کام کرتے رہے۔ اسکے بعد آپ کو بشیر آباد سندھ کے احمدیہ اسکول کا انچارج مقرر کر دیا گیا۔ جہاں آپ ساتھ ساتھ تربیتی کام بھی کرتے رہے۔ پانچ سال کے بعد وہاں سے آپ نے واپس آکر ربوہ میں اپنا مکان تعمیر کیا۔ اور مستقل طور پر ربوہ میں رہائش اختیار کر لی اور کئی سال تک اپنے محلہ دارالصدر جنوبی کی بیت المحمود میں امامت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ۱۹۷۰ء میں آپ پر فالج کا حملہ ہوا جس سے تقریباً ۵ سال والد صاحب، صاحب فراش رہنے کے بعد ۷۵ سال کی عمر میں ۲۷ مئی ۱۹۷۵ء کو وفات پا گئے اور موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک جوشیلے اور مخلص داعی الی اللہ تھے۔ آپ نہایت تقویٰ شعار اور عبادت گذار، تہجد کی نماز التزام کے ساتھ ادا کرنے والے تھے۔

اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت میں بھی آپ زندگی بھر کوشاں رہے۔ اور ان میں دین سے لگاؤ اور محبت پیدا ہوئی۔ آپ کا طریق تربیت سادہ مگر جاذب اور دلچسپ ہوتا تھا۔ فری ٹاؤن میں قیام کے دوران آپ ایک ماہوار انگریزی رسالہ "البشریٰ" نکالتے رہے۔ اپنی جدت پسندی کی وجہ سے وہ اس میں ایسا مواد شائع کرتے تھے جو قارئین کے لئے خاص دلچسپی کا موجب ہوتا تھا۔ اور پھر اس رسالہ کی تقسیم میں بھی وہ خود بڑی تگ و دو اور محنت سے کام لیتے تھے اس رسالے کی ایک کاپی دیکھ کر ایک مرتبہ سیدنا حضرت فضل عمر نے اپنے قلم سے اس کے اوپر لکھا "انہوں نے (دعوت الی اللہ۔ ناقل) کا یہ اچھا ڈھنگ نکالا ہے"۔ اس کے علاوہ چند چھوٹی چھوٹی کتابیں اور پمفلٹ بھی وہاں انہوں نے ہزاروں کی تعداد میں شائع کر کے تقسیم کیں۔ زبانیں سیکھنے اور بولنے کا بھی انہیں بہت شوق تھا جو ان کے دعوت الی اللہ کے پروگراموں میں بہت مفید ثابت ہوا۔ انگریزی کے علاوہ اٹالین اور عربی اور بعض لوکل افریقن زبانوں میں بھی ایک حد تک وہ اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کے قابل تھے۔ ربوہ میں جلسہ سالانہ کے موقع پر شبینہ اجلاس میں وہ سالہا سال تک اٹالین زبان میں تقریر کرتے رہے۔ والد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کہنہ مشق استاد اور مقبول عام داعی الی اللہ اور واعظ تھے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو پہلی شادی میں سے ۷ لڑکے اور ۷ لڑکیوں سے نوازا جن میں سے ایک لڑکی سائرہ قدسیہ اور پانچ لڑکے بفضل خدا بقید حیات ہیں اور ان میں سے تین لڑکے بیرون ملک اور دو لڑکے ربوہ میں رہائش پذیر ہیں۔ اور دوسری شادی میں سے ۴ لڑکے اور تین لڑکیاں خدا تعالیٰ نے عطا فرمائے۔ دوسری اولاد میں سے اس وقت تین لڑکے اور تین لڑکیاں بفضل خدا بقید حیات ہیں۔ جن میں سے ایک راقم الحروف بھی شامل ہے دو لڑکے ناروے میں مقیم ہیں ایک لڑکی ڈنمارک میں ایک لڑکی کراچی میں اور ایک لڑکی "نصیرہ" تحصیل کھاریاں میں مقیم ہے۔ ہماری والدہ صاحبہ محمودہ خلیل آج کل ناروے میں مقیم ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد صاحب محترم کو بلند درجات عطا فرمائے ان کی ساری اولاد کو اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ڈاکٹر مبین الحق۔
فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

وبائی خارش

آجکل کے دور میں جہاں آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے وہاں رہائش کی سہولیات۔ صاف پانی اور صفائی کا فقدان بھی نمایاں طور پر سامنے آ رہا ہے۔

رہائش کی کمی اور آبادی میں اضافہ زیادہ تر دیہی علاقوں کو متاثر کر رہا ہے۔ جہاں لوگ تنگ و تاریک گھروں میں۔ مکانیت کی گنجائش سے زیادہ اپنے کنبہ کے افراد کے ہمراہ زندگی گزار رہے ہیں۔

ان حالات میں جہاں انسان مختلف قسم کی متعدی بیماریوں سے دوچار ہوتا ہے۔ وہاں جلد SKIN کی امراض بھی لاحق ہو جاتی ہیں۔ جلد کی امراض زیادہ تر ایک دوسرے کی چیزیں یعنی تولیہ۔ رومال وغیرہ استعمال کرنے سے پھیلتی ہیں۔

جلد مختلف وجوہ کی بناء پر بیماری سے متاثر ہوتی ہے۔ میں اس وقت جلد SKIN کی ایک عام بیماری جسے (SCABIES یا وبائی خارش کہتے ہیں) کے بارے میں روشنی ڈالنی چاہتا ہوں۔

SCABIES ایک قسم کے کیڑے سے ہوتی ہے جسے SARCOPTES SCABIES کہتے ہیں۔ اس کیڑے کی مادہ جلد کے نیچے انڈے دیتی ہے۔ جنکی تعداد سینکڑوں تک ہوتی ہے۔

علامات

جیساکہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ یہ چھوت کی بیماری ہے۔ جو ایک انسان سے دوسرے انسان کو منتقل ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جس گھر کے فرد کو خارش ہونے لگتی ہے۔ آہستہ آہستہ اس

باقی صفحہ ۶ پر

ایڈیٹر کے نام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

محمد احمد صاحب راولپنڈی

آپ کا ۱۰ ستمبر کا لکھا ہوا خط ۳۰ ستمبر کو ملا۔ ہو سکتا ہے آپ نے وقت پر حوالہ ڈاک نہ کیا ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خط ڈاک والوں نے دیر سے پہنچایا ہو۔ بہر حال جو بھی صورت ہو ہم اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ یہ خط تو بہت پہلے مل جانا چاہیئے تھا اس سے دل کو بہت اطمینان اور تسلی ہوئی آپ الفضل کا باقاعدہ مطالعہ کرتے ہیں یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات اور حضرت امام جماعت (اللہ تعالےٰ آپ کی ہر قدم پر مدد فرمائے) کے خطبات اور دوروں کی رپورٹیں اور مجالس عرفان کے سوال و جواب الفضل کی جان ہیں۔ اتنا کچھ پڑھ لینے کے بعد ہم سمجھتے ہیں کہ باقی چیزیں فروعی طور پر پڑھی جاتی ہیں اور پڑھی جانی چاہئیں۔ ہماری دینی تربیت کے لئے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات اور حضرت امام جماعت کے خطبات ہمیں ملتے ہیں تو خدا کے فضل سے جماعت کے ایمان تازہ رہتے ہیں اور قوت عمل بھی بڑھتی رہتی ہے آپ نے جو تجاویز دی ہیں وہ پسند آئیں ہم ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ خدا نے چاہا تو اور لینے مضامین نگاروں سے بھی خطوط کے ذریعے ان تجاویز کے پیش نظر مضمون لکھوانے کی کوشش کریں گے۔ یہ بات صد فی صد درست ہے کہ یادِ رفتگان میں ایسے ہی واقعات درج ہونے چاہئیں جو ہماری کسی نہ کسی رنگ میں تربیت کا باعث ہوں لیکن جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ مضمون لکھنے والا ان باتوں سے زیادہ کچھ بھی لکھ جاتا ہے۔ اور اسے یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کے خیالات یا اس کے زاویہ نظر کو بھی مضمون کے ساتھ جگہ ملے۔ آپ نے مولانا عبد المالک خان صاحب اور مولانا محمد شفیع اشرف صاحب کے بیٹوں کے مضامین پسند کئے ہیں۔ ان کی طرف سے ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ آپ کو صحافت سے اچھا خاصا لگاؤ ہے آپ اخبارات اور ان کے مضامین پر صحیح صحیح خطوط پر تبصرہ کرنے کے اہل ہیں۔ ہمارے لئے تو آپ کے ساتھ خط و کتابت خدا کے فضل سے نہایت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ آپ ضرور ہمیں خط لکھتے رہیئے۔ اور یقین جانئے کہ ہم آپ کے خطوں کو اپنے لئے مشعلِ راہ سمجھتے ہوئے قارئین کی خدمت کرنے کی کوشش کریں گے۔

اس بات کا ہمیں افسوس ہے کہ آپ نے اپنا نام اور راولپنڈی تو لکھ دیا لیکن پتہ لکھ کر اسے مٹا دیا۔ اگر آپ کے خط پر آپ کا پتہ موجود ہوتا تو ہم آپ کو بلا واسطہ بھی خط لکھ کر آپکی رہنمائی حاصل کر کے خوش ہوتے۔ امید ہے آئندہ آپ اپنے خط پر پتہ ضرور لکھیں گے۔

مبشر احمد صاحب ظفر زائرے افریقہ

آپ نے اپنے خط میں لکھا ہے۔

"ہمیں آپ الفضل تین چار روز کا اکٹھا بھیجتے ہیں۔ جو کچھ وقفے سے ملتا ہے۔ اس لئے لذت انتظار بھی اٹھاتے ہیں۔ جب آجاتا ہے تو خاکسار اور مکرم امیر صاحب کے مابین "کشمکش" پیدا ہو جاتی ہے وہ چاہتے ہیں کہ پہلے انہیں محظوظ ہونے کا موقعہ ملے۔ اور میری یہ کوشش ہوتی ہے کہ امیر صاحب کو اخبار کی آمد کا پتہ ہی اس وقت چلے جب میں تمام پرچے پڑھ لوں۔ الغرض نہایت پیاری اور لذیذ کھینچا تانی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک روز محترم امیر صاحب نے مجھے بتایا کہ میں اخبار کے صفحات کو تقسیم کرتا ہوں۔ اس کے بعد اہمیت کے اعتبار سے باری باری مطالعہ کرتا ہوں۔ اور میری کوشش یہی ہوتی ہے کہ کوئی سطر رہ نہ جائے اسی امر سے الفضل کی مقبولیت کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ نہایت خوش آئند بات یہ ہے کہ نئے شعراء اور قلمکار منظر عام پر آ رہے ہیں۔ یاد رفتگان کے سلسلے میں دلچسپ اور مختلف النوع، نصیحت آموز واقعات پڑھنے کو ملتے ہیں اسی طرح پاکستانی ادیبوں اور کالم نویسوں کی دلآویز تحریرات بہت محظوظ کرتی ہیں۔ واقفین نو کی تصاویر کا سلسلہ بھی اہمیت وقف کی طرف توجہ مبذول کرواتا ہے۔ ....

اگر پہلی صدی کی تاریخ احمدیت کے نہایت اہم اور ایمان افروز واقعات کو جو پہلے بہت کم منصۂ شہود پر آئے ہوں الفضل کی زینت بنایا جائے تو میرے خیال میں یہ بھی ایک دلچسپ کالم ثابت ہوگا"۔

عبد الوہاب صاحب

آپ نے پوچھا ہے "کہ اگر کوئی سوال پوچھنا ہو تو کیا آپ کو سوال لکھ سکتے ہیں؟ یا نہیں۔ کیونکہ یہاں ہمارا اکیلا گھر ہے آس پاس کوئی گھر نہیں ہے۔ بیت الذکر بھی دس میل کے فاصلے پر دوسرے گاؤں میں ہے۔ جہاں نماز جمعہ ادا کرتے ہیں"۔

برادرم عبد الوہاب صاحب یہ تو ہم پہلے اعلان کر چکے ہیں کہ آپ ہمیں سوال بھجوائیں۔ اگر ہم الفضل میں اس کا جواب شائع کر سکے تو الفضل میں شائع کر دیا جائے گا۔ ورنہ ڈاک کے ذریعے آپ کو جواب بھجوا دیا جائے گا۔ آپ ضرور سوال پوچھیں اور جتنے چاہیں سوال پوچھیں۔

محمد اسلم صاحب شاد منڈی بہاؤالدین

نگران اعلیٰ النور ادبی سیریز مطبوعات الناصر

آپ کا ارسال کردہ "النور" ادبی سیریز کا تازہ شمارہ مل گیا ہے۔ ہم آپ کے ممنون ہیں کہ آپ باقاعدگی کے ساتھ ہمیں "النور" کے شمارے ارسال کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ آئندہ بھی یہ نوازش جاری رکھیں گے۔

عبد المالک صاحب نمائندہ الفضل لاہور

آپ نے اس فہرست کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جس میں ان حضرات کے نام درج ہیں جن کے نام حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے رکھے تھے۔ یہ فہرست ہمیں انگلستان سے موصول ہوئی تھی اور امید ہے کہ ایسی ہی فہرستیں ہمیں موصول ہوتی رہیں گی۔ ہم صرف ان فہرستوں کو جو دفتری طور پر ہمیں بھیجی جائیں شائع کر رہے ہیں انفرادی طور پر بعض لوگوں نے اطلاع دی ہے کہ ان کے نام بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے رکھے تھے لیکن ان کے نام شائع صرف اسی صورت میں کئے جائیں گے۔ کہ انگلستان سے آمدہ فہرست میں وہ شامل ہوں۔

بقیہ: وبائی خارش

اگر ابتداء میں تشخیص کر کے علاج شروع نہ کیا جائے تو خارش کرنے کے نتیجہ میں جلد میں انفیکشن INFECTION ہو جاتا ہے۔ جس سے مریض کو بخار ہونے لگتا ہے۔ خصوصاً نوزائیدہ بچوں کو اس انفیکشن کی وجہ سے نمونیہ۔ اسہال وغیرہ جیسی مہلک بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔

احتیاطی تدابیر

مندرجہ ذیل تدابیر اختیار کرنے سے انسان اس تکلیف دہ مرض سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

۱۔ جسم اور ماحول کی صفائی کا خاص خیال رکھا جائے۔

۲۔ گھر کا ہر فرد اپنے لئے الگ تولیہ اور رو مال استعمال کرے۔

۳۔ مکان میں تازہ ہوا اور سورج کی روشنی کا خاطر خواہ انتظام ہونا چاہیئے

۴۔ بستر کی چادریں اور پہننے کے کپڑے باقاعدگی سے دھونے چاہئیں۔

۵۔ اگر گھر کا کوئی فرد خارش میں مبتلا ہو جائے تو اس کا کسی مستند ڈاکٹر سے علاج کروانا چاہیئے تاکہ باقی افراد اس بیماری سے محفوظ رہ سکیں۔

تشخیص و علاج

مذکورہ بالا علامات سے اس مرض کی تشخیص باآسانی ہو سکتی ہے۔ اگر پھر بھی شک ہو تو لیبارٹری میں جلد کے ایک ٹیسٹ (جسے SCRAPPING کہتے ہیں) سے مرض کی تشخیص ہو جاتی ہے۔

مرض کی تشخیص کے بعد علاج آسان مگر توجہ طلب ہوتا ہے۔ تیز علاج کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ تمام افرادِ خانہ کا علاج اکٹھا کیا جائے۔ یعنی اگر گھر کا ایک فرد اس تکلیف میں مبتلا ہو۔ تو تمام افراد کا علاج کیا جائے۔ چاہے باقی افراد کو خارش نہ بھی ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس بیماری کے علاج کے لئے موثر ادویات موجود ہیں، جو جسم کے متاثرہ حصوں پر تین چار روز تک لگائی جاتی ہیں۔

اگر انفیکشن بھی ساتھ ہو تو اس کا علاج بھی کرنا ضروری ہے گھر کے تمام افراد اس بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ سارا محلہ اس تکلیف دہ بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

دوسری علامت یہ ہے کہ رات کے وقت خارش زیادہ ہوتی ہے۔ جب مریض لحاف اوڑھ کر سونے لگتا ہے۔ مریض کے جسم کے جو حصے زیادہ متاثر ہوتے ہیں ان میں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیانی حصے۔ ٹانگوں کے درمیان اور پیٹ کے نچلے حصے نیز بغلوں کے حصے شامل ہیں۔

بقیہ: ایک سبق آموز سچی کہانی

خالق کا اور ڈاکٹر کا شکریہ ادا کرتی رہتی ہوں۔ مارکیٹ میں جب بھی میں کسی عورت کو نون۔ تیل۔ لکڑی۔ آلو۔ بینگن کی مہنگائی کا رونا روتے سنتی ہوں تو میں اس کے پاس چلی جاتی ہوں۔ اور کہتی ہوں" تمہارے آنکھیں تو ہیں ناں؟ تم بادلوں کو دیکھ سکتی ہو۔ بچوں کو دیکھ سکتی ہو۔ کتے کی مدد کے بغیر گھر سے بازار اور بازار سے گھر آجا سکتی ہو"۔ وہ حیرت سے میرا منہ تکنے لگتی ہے ÷

مجالس موصیان

تمام ایسی جماعتوں میں جہاں موصی صاحبان پائے جاتے ہیں ان کی ایک مجلس قائم ہونی چاہیئے یہ مجلس باہمی مشورہ کے ساتھ اپنے صدر کا انتخاب کرے منتخب صدر جماعتی نظام میں سیکرٹری وصایا ہوگا اور اس صدر کے ذمہ علاوہ وصیتیں کرانے کے یہ کام بھی ہوگا کہ وہ گاہے گاہے مرکز کی ہدایت کے مطابق وصیتیں کرنے والوں کا اجلاس بلائے اس اجلاس میں وہ ایک دوسرے کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کریں جو ایک موصی کی ذمہ داریاں ہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

اخبار احمدیہ

درخواست دعا

• مکرم مہر الطاف حسین صاحب ساکن نصیر پور خورد اپنی دادی صاحبہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

• مکرم شیخ محمد اقبال صاحب ساکن تخت ہزارہ کو چند ماہ قبل ایک ایکسیڈنٹ میں چوٹیں آئی تھیں یہ اپنی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

• چوہدری فضل احمد صاحب الیکٹریکل انجنیئر منڈی بہاؤالدین موٹر سائیکل پر اپنی اہلیہ صاحبہ کے ہمراہ شوگر مل سے شہر جاتے ہوئے کار سے ایکسیڈنٹ ہو جانے کی وجہ سے دونوں مجروح ہو گئے ہیں۔

• قریشی محمد شفیع صاحب (الکیمسٹس) عرصہ دو ماہ سے دائیں ٹانگ میں فریکچر کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

مکرم منصور احمد صاحب کے تایا جان مکرم چوہدری سردار احمد صاحب کاہلوں مورخہ ۲۸ ستمبر ۸۹ء کو میرپور خاص میں وفات پا گئے۔

احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ تایا جان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ نیز یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور خود سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اس موقع پر جماعت احمدیہ میرپور خاص کے سب احباب اور عزیزوں نے بہت محبت کا سلوک فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہترین جزا عطا فرمائے۔

مکرم ماشاء اللہ صاحب ولد ابراہیم عابد صاحب مین بازار ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے تین بچیوں کے بعد بیٹے سے نوازا۔ وہ لاہور میو ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد وفات پا گیا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں نعم البدل سے نوازے۔

مکرم حافظ ملک منور احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۲۶ ستمبر کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور انور نے بچی کا نام امۃ الحی عطا فرمایا ہے۔ اس سے پہلے حافظ صاحب کے تین بچے چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو چکے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے۔

• مکرم جناب سعید احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۱۹ اگست کو ایک بیٹی کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور نے بچے کا نام احسن سعید رکھا ہے۔ نومولود مکرم محمد رمضان صاحب آف میانی کا نواسہ اور مکرم میاں غلام محمد صاحب آف کھاریاں کا پوتا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں بچہ کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

موصی کا فرض

قرآن کریم کے انوار کی اشاعت کرنا ہر موصی کا بحیثیت فرد اور اب موصیوں کی مجلس کا بحیثیت مجلس پہلا اور آخری فرض ہے اور اس بات کی نگرانی کرنا کہ وقف عارضی سکیم کے ماتحت زیادہ سے زیادہ موصی اصحاب اور ان کی تحریک پر وہ لوگ حصہ لیں جنہوں نے ابھی تک وصیتیں نہیں کی اور ان پر یہ فرض ہے کہ پہلے وہ اپنے گھر سے یہ کام شروع کریں حتیٰ کہ ان کے گھر میں کوئی مرد۔ کوئی عورت۔ کوئی بچہ یا کوئی فرد جو ان کے اثر کے نیچے ہو یا ان کے پاس رہتا ہو ایسا نہ رہے کہ جسے قرآن نہ آتا ہو۔ پہلے ناظرہ پڑھنا سکھانا ہے پھر ترجمہ سکھانا ہے پھر قرآن کریم کے معنی پھر اس کے علوم اور اس کی حکمتوں سے آگاہ کرنا ہے۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

پتے درکار ہیں

نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ کو مندرجہ ذیل موصیان/موصیات کے موجودہ پتے درکار ہیں۔

۔ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ زوجہ مکرم لطیف احمد صاحب وصیت نمبر ۱۲۵۰۹، سابق سکونت رہانہ ساہو ضلع ملتان۔

۲۔ محترمہ بشیر بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری غلام سرور صاحب سابق سکونت علی پور ضلع ملتان وصیت نمبر ۱۲۵۴۲،

محترمہ سیدہ صوفیہ خانم صاحبہ زوجہ مکرم آفتاب حسین بخاری صاحب وصیت نمبر ۱۲۳۲۵ سکونت سید انوالی ضلع سیالکوٹ

۔ مکرم ڈاکٹر عبد الحق صاحب مولوی فاضل ولد مکرم بابو فضل الدین صاحب قوم کمبو وصیت نمبر ۹۸۷۱، سابق سکونت مورو ضلع نواب شاہ سندھ۔

۔ مکرم گل محمد خان صاحب ولد اللہ دتہ خان صاحب وصیت نمبر ۱۲۶۹۴، سکونت بیٹ نبی شاہ-P/O علی پور ضلع مظفر گڑھ

(سکرٹری مجلس کارپرداز)

اعلان گمشدگی

میری میٹرک کی اصل سند مورخہ ۹ اکتوبر ۸۹ء کو صبح سرگودھا سے ربوہ آتے ہوئے گم ہو گئی ہے۔ سند لفافے میں تھی۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔

عبد الاعلیٰ نجم الثاقب
مکان نمبر ۱/۱۸، باب الابواب ربوہ

موصیان کرام

براہ کرم اس بات کو مدنظر رکھیں کہ جب بھی آپ دفتر وصیت سے خط و کتابت کریں یا چندہ حصہ آمد و حصہ جائیداد جمع کرائیں تو وصیت نمبر ضرور لکھا کریں۔ اسی طرح جب آپ کا پتہ تبدیل ہو تو نئے ایڈریس سے دفتر وصیت کو فوری آگاہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

اصل میں گناہ کی شناخت کے اصول صرف دو ہی ہیں۔ اوّل حق اللہ کی بجا آوری میں کمی یا کوتاہی دوم حق العباد کا خیال نہ کرنا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی اصلاحِ نفس کا ذریعہ ہے

قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا

"تحریک وقفِ عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقفِ عارضی پر جاتے ہیں ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے۔ جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے۔ اور دعاؤں کی طرف ان کی توجہ مائل ہو جاتی ہے۔ یعنی وقفِ عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اس کا بڑا حصّہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں۔ اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں اور اپنی عقلوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہیں۔ اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کے لئے نیک نمونہ بنیں، ان کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ چنانچہ وقفِ عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔

(روزنامہ الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء)

کر نہ کر

- تُو قومی کاموں میں دل وجان سے کوشش کر۔
- تُو دیگر مذاہب کے عبادت خانوں کی حفاظت میں بھی حصّہ لے۔
- اور اُن کی جائز مذہبی آزادی میں ہرگز مخل نہ ہو۔
- تُو ذات پات کے چکر میں مبتلا نہ ہو۔
- تُو روزی کمانے کے لئے کوئی ناجائز اور ذلیل پیشہ اختیار نہ کر۔
- تُو اپنے گھر کی خوبصورتی کو برباد نہ کر خواہ وہ کرائے ہی کا ہو۔
- تُو دنیا کے امن کے قیام میں کوشش کر۔
- تُو جب کسی دعوت میں اکیلا بلایا جائے تو اپنے بچوں کو ساتھ نہ لے جا۔
- تُو واضح، سلیس اور آسان عبارت لکھا کر۔
- تُو ضروری امور میں مشورہ لینے کی عادت ڈال۔

سرزمین قادیان کا اولین
مشہور دواخانہ
م
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی
۷۳۸۴۴، ۹۰۶، —، ۳۱۰۲۶، —

خبریں

غیر ملکی خبریں

● جنوبی افریقہ کی افریقی نیشنل کانگرس کے سات ممبروں نے، جنہیں اتوار کے روز رہا کیا گیا تھا۔ حکومت سے مطالبہ کیا ہے وہ ملک سے کرفیو اٹھانے کے ساتھ ساتھ دیگر پابندیاں جو عام شہری حقوق کے منافی ہیں واپس لے۔

● چین میں گذشتہ دنوں ہونے والے ہنگاموں کے بعد حالات معمول پر آرہے ہیں۔ بیجنگ یونیورسٹی کو کھول دیا گیا ہے جس کی رونق اور چہل پہل واپس آگئی ہے۔

● فلسطینی صدر یاسر عرفات نے یقین دلایا ہے کہ اسرائیلی مقبوضہ علاقے میں کسی بھی قسم کے انتخابات ناممکن ہونگے۔ جب تک کہ کوئی ایسا جامع پروگرام مرتب کیا جائے جس میں فلسطینیوں کے حقوق اور ان کے مسائل کے حل کی یقین دہانی کرائی جائے اور ان کے لئے ایک آزاد ریاست تشکیل دی جائے۔

● طائف میں عیسائی لیڈروں نے عرب لیگ کو ایک تحریری تجویز پیش کی ہے جس میں شامی فوجوں کے انخلاء کے لئے ایک نیا پروگرام ترتیب دیا گیا ہے۔

● سوموار ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو دنیا بھر میں خوراک کا عالمی دن منایا گیا۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ دنیا سے بھوک اور افلاس کو مٹایا جائے۔

● لیبیا کے صدر کرنل قذافی مصر کے صدر حسنی مبارک سے ملاقات کے لئے مصر پہنچ رہے ہیں۔ سولہ سالوں میں یہ ان کا پہلا دورہ ہوگا۔ بارہ سال قبل لیبیا اور مصر کے درمیان سفارتی تعلقات اسوقت منقطع ہو گئے تھے۔ جب صدر سادات نے اسرائیل کے ساتھ امن کوششیں شروع کی تھیں

ملکی خبریں

● کراچی میں عید میلاد النبی صلّی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر زبردست ہنگامہ کے نتیجے میں دو گروپوں میں تصادم ہو گیا جس سے ایک شخص ہلاک اور پانچ زخمی ہو گئے۔ میٹھادر اور کھارادر میں کرفیو کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ متاثرہ علاقوں میں فوج اور رینجرز گشت کر رہی ہیں معلوم ہوا ہے کہ گذرتے ہوئے جلوس پر شرپسندوں نے فائرنگ کر دی جس سے ہنگامہ ہو گیا۔

● وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہماری افغان پالیسی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ ہم افغانوں کے معاملات میں مداخلت نہیں کرنا چاہتے۔

● اطلاعات کے وزیر مملکت نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی کا اجلاس تحریک عدم اعتماد کے خوف سے ملتوی نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کو تحریک عدم اعتماد پیش کر کے اس کا حشر دیکھ لینا چاہیئے۔

● شارجہ میں پاکستان نے سنسنی خیز مقابلے کے بعد بھارت کو ۶ وکٹوں سے ہرا دیا۔ اس سے قبل پاکستان اپنے پہلے میچ میں ویسٹ انڈیز کو بھی ہرا چکا ہے۔ وسیم اکرم نے جارحانہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ مین آف دی میچ کا ایوارڈ بھارت کے سدھو کو ملا جنہوں نے سنچری بنائی۔

● لاہور میں مال روڈ پر صبح سویرے بم کا دھماکہ ہوا۔ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ عمارتوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔

● امریکہ نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو نے اپنے دشمنوں کے خلاف امریکہ سے کوئی مدد طلب نہیں کی۔

کمزوری نظر کورس	کمزوری نظر دور کورس	کمزوری نظر مطالعہ کورس	بھینگا پن کورس	دو نظری کورس
EYESIGHT COURSE	MYOPIA COURSE	READING EYESIGHT COURSE	SQUINT COURSE	DIPLOPIA COURSE
۴۰ روزہ کورس	۴۰ روزہ کورس	۴۰ روزہ کورس	۴۰ روزہ کورس	۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۷۵	قیمت -/۷۵	قیمت -/۷۵	قیمت -/۷۰	قیمت -/۷۵

آنکھوں کے متعلق تفصیلی لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔
کیورٹو میڈیسن کمپنی
گولبازار، ربوہ
فون ہر سیلز، کلینک، رہائش ڈاکٹرز
۷۷۱، ۶۰۶، ۶۰۷